علمِ وُجوہ ونظائر اور کتاب ''نزھۃ الاعین النواظر''
کا تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر محمد فاروق حیدر *

علوم القرآن کی ایک اہم نوع علم وجوہ و نظائر ہے جس میں ایسے مشترک اور متعدد الدلالہ الفاظ کو زیر بحث لایا جاتا ہے جو قرآن مجید میں مختلف مقامات پر وارد ہوئے ہیں۔ ایک مفسر اور اصولی کے لیے اس علم کا جاننا ضروری ہے تاکہ انہیں مختلف مقامات پر ایسے الفاظ کے معانی کے تعین میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اس موضوع پر جن اہل علم نے قلم اٹھایا ان میں سے ایک نمایاں شخصیت ابن جوزی (م: ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء)(۱) کی ہے۔ جو اپنے دور کے بہترین واعظ، مفسر، محدث اور مورخ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کو علوم القرآن میں خاصی دلچسپی تھی اور اس فن میں آپ کو مہارت اور ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے اپنی کتاب زاد المسیر جو قرآن مجید کی تفسیر ہے میں علوم القرآن کی تقریباً تمام اہم مباحث کو جمع کیا اس کے علاوہ علوم القرآن کی جن مختلف انواع پر آپ نے کتب تالیف کیں ان میں ایک اہم اور مفید کتاب نزھۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ و النظائر ہے۔ اسی موضوع پر آپ کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا نام منتخب قرۃ العیون النواظر فی الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم ہے۔(۲) یہ کتاب دراصل آپ کی جامع اور مفصل کتاب نزھۃ الاعین کا اختصار ہے۔ یہاں آپ کی جامع کتاب نزھۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ و النظائر کا تفصیلی جائزہ لینے سے پہلے علم وجوہ و نظائر کا مختصر تعارف کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

وجوہ و نظائر کے لغوی معنی:

وجوہ وجہ کی جمع ہے۔ وجہ کے لغت میں متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں۔ وجہ کے معروف معنی تو انسان کا چہرہ ہے اور وجہ النہار یعنی دن کا اول حصہ اور جب وجہ کلام بولا جائے گا تو اس سے مراد کلام کا وہ پہلو ہوگا جس کا قصد کیا گیا ہو اور قوم کا سردار اور طریقہ پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔(۳)

نظائر نظیرہ کی جمع ہے یعنی ایک جیسا ہونا، اخلاق و افعال اور اقوال میں ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔(۴)

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی لاہور

وجوہ نظائر کا اصطلاحی مفہوم:

وجوہ و نظائر کی اصطلاحی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس میں ایک نکتہ نظر ابن جوزی کا ہے جن کے مطابق ایک لفظ جب قرآن میں ایک ہی مادہ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں اور جن مختلف معانی پر وہ آئے ہیں انہیں وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجوہ ہیں۔ (۵) لیکن علامہ زرکشی اور علامہ سیوطی نے اس تعریف کو تسلیم نہیں کیا ان کے نزدیک وجوہ ایسا لفظ مشترک ہے جو کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جبکہ نظائر مترادف الفاظ کو کہتے ہیں اس بات کی وضاحت انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس طرح کی ہے۔

"الوجوہ: اللفظ المشترك الذی یستعمل فی عدۃ معان کلفظ الامۃ، و النظائر کالالفاظ المتواطئۃ۔" (۶)

یعنی وجوہ ایسا لفظ مشترک ہے جو کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے لفظ امۃ ہے اور نظائر باہم موافقت رکھنے والے مترادف الفاظ ہیں۔

اس کے بعد ابن جوزی نے وجوہ و نظائر کی جو تعریف کی ہے کہ ''نظائر الفاظ میں اور وجوہ معانی میں پائے جاتے ہیں''، کو علامہ سیوطی نے ایک کمزور قول قرار دیا ہے اور علامہ سیوطی کے نزدیک یہ وجوہ اور نظائر دو علیحدہ انواع ہیں جنہیں الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔ (۷) جبکہ ابن جوزی کے نزدیک یہ ایک ہی نوع ہے۔ اور وجوہ و نظائر پر لکھی جانے والی کتب کا اصل موضوع اسی حوالے سے ہے۔ (۸)

دونوں علماء کی مذکورہ بالا آراء اور اس موضوع پر لکھی گئی کتب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن جوزی نے جو تعریف بیان کی وہی راجح ہے۔ کیونکہ اس موضوع پر لکھی گئی کتب میں نظائر کو علیحدہ سے بیان نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی علامہ سیوطیؒ نے اپنی بیان کردہ نظائر کی تعریف میں کوئی مثال نقل کی ہے بلکہ جو امثلہ نقل کی ہیں ان میں بھی ابن جوزی کے اسلوب کی پیروی کی ہے اس لیے خاص طور پر علوم القرآن کے حوالے سے وجوہ و نظائر کی تعریف وہی ہے جو ابن جوزی نے اختیار کی کہ نظائر الفاظ کو کہتے ہیں اور وجوہ معانی کو کہتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے ایک مثال درج ذیل ہے:

لفظ ظن کے بارے میں ابن جوزی نے مفسرین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ قرآن میں پانچ وجوہ پر استعمال ہوا ہے۔ (۹)

(۱) شک: ﴿ان هم الا یظنون﴾ (۱۰) ﴿ان نظن الا ظنا﴾ (۱۱)

(۲) یقین: ﴿الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم﴾ (۱۲)

(۳) تہمت: ﴿وما هو علی الغیب بظنین﴾ (۱۳)

(۴) گمان: ﴿ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون و ذلكم ظنكم الذى ظننتم بربكم اردٰكم﴾ (۱۴)

(۵) کذب: ﴿ان يتبعون الا الظن و ان الظن لا يغنى من الحق شيئا﴾ (۱۵)

مذکورہ بالا آیات میں لفظ ظن، شک، یقین، تہمت، گمان اور کذب کے معنی میں استعمال ہوا ہے جن میں سے شک اور یقین ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ لغت میں ایسے کئی الفاظ ہیں جن کے معانی باہم متضاد ہوتے ہیں ان کو اشتراک لفظی کی ایک نوع ''اضداد'' میں بیان کیا جاتا ہے۔

وجوہ ونظائر کی ضرورت واہمیت:

ایک مفسر اور اصولی کے لیے اس علم کا جاننا ضروری ہے کیونکہ اگر اسے ایسے الفاظ قرآنی کے متعلق یہ معلوم نہیں ہے جو قرآن کی مختلف آیات میں مختلف معنوں میں استعمال ہوئے ہیں تو اسے الفاظ کی مراد سمجھنے میں مشکل پیش آئی گی۔ عموماً ایسے الفاظ کو نہ صرف لغت بلکہ روایات وآثار اور نظم قرآن وغیرہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے لہٰذا جسے قرآن میں وجوہ ونظائر کا علم ہوگا تو وہ کبھی کسی آیت کے بارے میں اس حوالے سے شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوگا اور نہ ہی کسی آیت کے لفظ کی غلط تعبیر کرے گا۔ کیونکہ لفظ میں کئی معانی کا احتمال ہوتا ہے۔ اور بعض جگہ کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی میں اور بعض مقامات پر اس کے مجازی معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زرکشی نے مقاتل کی بیان کردہ ایک مرفوع حدیث بیان کی ہے جس سے اس علم کی اہمیت کا مزید اندازہ ہوتا ہے لکھتے ہیں:

"لا يكون الرجل فقيها كل الفقه حتى يرى للقرآن وجوها كثيرة."(۱۶)

یعنی کوئی شخص اس وقت تک فقیہہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ قرآن کی بہت سی وجوہ پر نظر نہ رکھتا ہو۔

لہٰذا ایک فقیہ کے لیے بھی اس علم کو جاننے کی خاص ضرورت ہے کیونکہ جب کسی فقیہ کو یہ علم ہوگا کہ قرآن کے کون کون سے الفاظ کن وجوہ پر آئے ہیں تو استنباط واستخراج میں اس کے لیے آسانی ہوگی۔

کتاب نزهة الاعین النواظر کا علمی جائزہ

سبب تالیف:

کتاب کے شروع میں مقدمہ ہے جس میں ابن جوزی نے حمد ودرود کے بعد اس کتاب کی تالیف کے اسباب و محرکات کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"و بعد لما نظرت فى كتب الوجوه و النظائر التى الفها ارباب الاشتغال بعلوم القرآن، رأيت كل متاخر عن متقدم يحذو حذوه، و ينقل قوله مقلدًا له من غير فكرة فيما نقله ولا بحث عما حصله." (۱۷)

یعنی سابقہ کتب میں محض ایک دوسرے کی تقلید کی گئی ہے اور کتب میں بغیر غور وفکر کے اقوال نقل کر دیئے گئے

ان وجوہات کی بناء پر ابن جوزی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور ایسی مفید اور اہم کتاب تالیف کی۔

مصادر ومراجع:

کتاب نزہتہ الاعین میں وجوہ ونظائر کے بیان میں آیت کے لفظ کی وجوہ بیان کرنے سے پہلے لغوی مباحث کی گئی ہیں جن میں آپ نے اکثر ابوعبیدہ کی کتاب مجاز القرآن، ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن زجاج نحوی کی کتاب معانی القرآن و اعرابہ اور ابن فارس کی کتاب مقاییس اللغتہ کے حوالے نقل کئے ہیں۔ یہاں ان کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔مجاز القرآن:

اس کتاب کے مؤلف ابوعبیدہ معمر بن مثنی (م: ۲۱۰ھ/ ۸۲۵ء) (۱۸) ہیں۔ آپ کو لغت میں ملکہ حاصل تھا۔ کتاب کا نام اگرچہ مجاز ہے لیکن اس کتاب میں مجاز کو اس معنی میں استعمال نہیں کیا گیا جو اہل بلاغت کے ہاں معروف ہے۔ بلکہ کتاب میں کبھی مجاز لکھا اور کبھی معانی کی وضاحت کے لیے دوسرے الفاظ کو درج کیا گیا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی اس کتاب میں کئی مقامات پر اس کتاب کے حوالے دیئے ہیں۔(۱۹)

۲۔ تفسیر غریب القرآن:

یہ کتاب ابن قتیبہ (م: ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء) (۲۰) کی تالیف ہے۔ کتاب میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر الفاظ کے معانی بیان کئے گئے ہیں۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب میں اکثر آپ کے حوالے نقل کئے ہیں۔

مثلاً ایک جگہ آیت کے لفظ کی وضاحت میں آپ نے ابن قتیبہ کا قول نقل کیا:

وقال ابن قتیبہ ﴿فامه هاوية﴾(۲۱) يعنى النار له كالام يأوى اليها. (۲۲)

جبکہ تفسیر غریب القرآن میں اصل عبارت کے الفاظ یوں ہیں:

﴿فامه هاوية﴾ اى النار له كالام ياوى اليها. (۲۳)

ابن جوزی نے اپنی کتاب میں ابن قتیبہ کی مذکورہ کتاب کے علاوہ دوسری کتاب تاویل مشکل القرآن سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۳۔تأویل مشکل القرآن:

یہ کتاب بھی ابن قتیبہ کی ہے۔ تفسیر غریب القرآن کے ساتھ ساتھ ابن جوزی نے اس کتاب سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مثلاً ابن جوزی نے ایک جگہ باب انّی کے تحت لکھا ہے:

قال ابن قتيبه: أنّى تكون لمعنين: احدهما: بمعنى: كيف. و الثانى بمعنى: من أين. و المعنيان متقاربان، يحوز ان يتأول فى كل واحد منهما الاخر. (۲۴)

جبکہ ابن قتیبہ کی کتاب تاویل القرآن میں اصل عبارت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

أنی یکون بمعنین. یکون بمعنی: کیف، نحو قول اللّٰہ تعالیٰ: ﴿انی یحیی ھذہ اللّٰہ﴾ (۲۵)
ای کیف یحییھا؟ و قولہ: ﴿فأتوا حرثکم أنی شئتم﴾ (۲۶)
ای کیف شئتم. و یکون بمعنی: من أین، نحو قولہ: ﴿قاتلھم اللّٰہ انی یوفکون﴾ (۲۷)
و قولہ تعالیٰ: ﴿انی یکون لہ ولد﴾ (۲۸)،(۲۹)

یہاں ابن جوزی نے پوری عبارت نقل نہیں کی بلکہ صرف مفہوم اخذ کیا اور اپنی کتاب کے اسلوب و منہج کے مطابق اس میں درج کر دیا۔

۴۔معانی القرآن و اعرابہ:

اس کتاب کے مؤلف زجاج نحوی (م:۳۱۱ھ/۹۲۳ء) (۳۰) ہیں۔کتاب میں قرآن مجید کے مختلف الفاظ کی وضاحت میں ان کے اعراب سے بھی بحث کی گئی ہے۔ابن جوزی نے کتاب میں متعدد مقامات پر زجاج کے اقوال نقل کئے۔(۳۱)

۵۔مقاییس اللغۃ:

یہ ابن فارس لغوی (م: ۳۹۵ھ/۱۰۰۴ء) (۳۲) کی کتاب ہے۔ابن جوزی نے اپنی کتاب نزہۃ الاعین تحریر کرتے وقت اس کتاب سے بھی استفادہ فرمایا۔(۳۳)

جہاں تک الفاظ کی مختلف وجوہ کو بیان کرنے کا تعلق ہے ان کے بیان میں آپ نے مفسرین کے اقوال کبھی اہل التفسیر کہہ کر اور کبھی بعض المفسرین کہہ کر نقل کیے ہیں۔

کتاب نزھۃ الاعین النواظر کا منہج وترتیب:

کتاب کے آغاز میں مقدمہ ہے جس میں ابن جوزی نے اس کتاب کا سبب تالیف بیان کیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب میں ایک دوسرے کی تقلید کی گئی ہے اور ان میں کوئی فکری مباحث موجود نہیں ہیں۔اس کے بعد آپ نے اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب اور ان کے مؤلفین کے اسماء درج کئے ہیں۔ابن جوزی نے اس مقدمہ میں وجوہ ونظائر کی جامع تعریف نقل کی ہے۔ابن جوزی لکھتے ہیں:

"واعلم ان معنی الوجوہ و النظائر ان تکون الکلمۃ واحدۃ ذکرت فی مواضع من القرآن علی لفظ واحد، و حرکۃ واحدۃ و ارید بکل مکان معنی غیر الآخر، فلفظ کل کلمۃ ذکرت فی مواضع من القرآن علی لفظ واحد، و حرکۃ واحدۃ، و ارید بکل مکان معنی غیر الآخر فلفظ کل کلمۃ ذکرت فی موضع نظیر للفظ الکلمۃ المذکورۃ فی الموضع الاخر، و تفسیر کل کلمۃ بمعنی غیر معنی الاخری ھو الوجوہ۔ فاذن النظائر: اسم للالفاظ، و الوجوہ: اسم للمعانی، فھذا الاصل فی وضع کتب الوجوہ و النظائر، و الذی

اراد العلماء بوضع کتب الوجوہ و النظائر"۔(۳۴)

اس تعریف میں ابن جوزی نے یہ وضاحت کی ہے کہ نظائر الفاظ کا نام ہے جبکہ وجوہ کا اطلاق معانی پر ہوتا ہے۔

نزہۃ الاعین میں الفاظ کو حروف تہجی کے اعتبار سے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے حروف تہجی کو ایک مرکزی عنوان جیسے کتاب الالف، کتاب الباء اسی ترتیب سے کتاب الہاء کو کتاب الیاء کے بعد بیان کر کے کتاب کا اختتام کیا ہے۔ حالانکہ کتاب الیاء کتاب الہاء کے بعد آتی ہے۔ ان مرکزی عنوانات کے تحت کئی ابواب ہیں اور یہ بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں جن کو دو، تین، چار یا پانچ وجوہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

کتاب کے شروع میں کتاب الالف ہے۔ اس کے تحت ''ابواب الوجہین'' کا عنوان ہے۔ ''ابواب الوجہین'' میں دو وجوہ پر آنے والے الفاظ کو بیان کیا گیا جیسے باب الاتباع، اس کے بعد باب اخلد، باب الاذان، باب الاستطاعۃ، باب الاستغفار، باب الاسف وغیرہ۔ اس کے بعد ''ابواب الثلاثۃ'' کے عنوان کے تحت مختلف ذیلی ابواب نقل کئے گئے جو تین وجوہ پر آئے ہیں۔ اسی طرح ''ابواب الاربعۃ'' کے عنوان کے تحت ذیلی ابواب ہیں جو چار وجوہ پر آئے ہیں۔

ابواب کے عنوان کے تحت جو ذیلی ابواب بیان کئے گئے ہیں ان میں سے تقریباً ہر ایک باب کی مختلف وجوہ بیان کرنے سے پہلے ابن جوزی نے ان کے معانی کی وضاحت کی ہے۔ ان الفاظ کی وضاحت میں آپ نے آیات و آثار کے علاوہ اشعار وغیرہ سے بھی استشہاد کیا ہے نیز الفاظ کے معانی کی وضاحت میں لغویین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔

مثلاً لفظ اخلد کی تفصیل میں آپ نے لکھا ہے:

> اخلد: علی وزن افعل، وھو بمعنی الاعتماد علی الشی و المیل الیه. قال ابوالحسین بن فارس اللغوی: یقال اخلد: اذا اقام. و مثله: خَلَدَ، ومنه جنَّةُ الخلدِ. و اَخُلَدَ فی الارض: لَصِقَ بھا. و الخلد: البال. و الخلدة: القرط. وجاء فی التفسیر قوله تعالٰی: ﴿و یطوف علیھم ولدانمخلدون﴾ (۳۵)مقرطون، و یقال: ان من الخلد. (۳۶)

یہاں تک اس لفظ کی لغوی بحث تھی اس کے بعد اس کی وجوہ بیان کرنے کے لیے لکھتے ہیں:

> و ذکر اھل التفسیر ان اخلد فی القرآن علی وجھین: أحدھما: بمعنی المیل. ومنه قوله تعالٰی فی الاعراف: ﴿ولکنه اخلد الی الارض﴾(۳۷)
> و الثانی: بمعنی التخلید. و منه قوله تعالٰی فی الھمزة: ﴿یحسب ان ماله اخلده﴾ (۳۸)
> ای: خَلَّدَهُ من الخلود. (۳۹)

مجموعی طور پر پوری کتاب میں اسی اسلوب کو روا رکھا گیا ہے اور لفظ کی وجوہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس لفظ کی لغوی بحث کا بھی بیان ہے۔

کتاب میں بعض مقامات پر فقہی مباحث کو بیان کیا ہے اور اس ضمن میں فقہاء کے اقوال بھی نقل کئے ہیں لیکن ان میں مباحث کو نہ تو طول دیا گیا ہے اور نہ ہی اختلافی اقوال اور دلائل کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ

''باب الباطل'' کے تحت لفظ ''باطل'' سے بحث کرتے ہوئے آپ باطل اور فاسد میں فرق کو بیان کرتے ہیں اور اس ضمن میں احناف کی رائے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:

"قال اصحاب ابی حنیفة ان البیع الفاسد اذا اتصل به القبض ملِکت العین، و فرقوا بین ذلك و بین الباطل فقالو: الباطل لا یملك به، مثل بیع الصبی و المجنون لأن بیعهما غیر منعقد و البیع الفاسد منعقد و لهذا لو وطئ المشتری الجاریة فی البیع الفاسد لم یحد باتفاق و یکون الولد حرا: ضمن الذی لا یحرم ان یحدِث الرجل فی الطهارة، فانه یفسدها بذلك ولا یقال هذا حرام، ومن الذی یحرم: ان یقصد افساد الصلاة والصوم و الحج و نحو ذلك. (۴۰)

اس طرح کئی مقامات پر الفاظ کی وضاحت میں ان کے شرعی معنی بھی بیان کر دیئے ہیں مثلاً ''باب المنکر'' کے تحت آپ کا بیان ہے:

"المنکر: اسم مشتق من النکرة۔ و هو فی الشریعة عبارة عن ارتکاب محظورات الشرع. و ضده المعروف." (۴۱)

"نزهة الاعین النواظر" کی خصوصیات:

نزہۃ الاعین النواظر کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ نزہۃ الاعین کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کتاب کے مؤلف نے پہلی مرتبہ وجوہ و نظائر کی بڑی جامع تعریف کی ہے۔ یعنی جب قرآن میں ایک کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں، اور جن مختلف معانی پر وہ آتے ہیں انہیں وجوہ کہتے ہیں۔ الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجوہ ہیں یعنی نظائر الفاظ کا نام ہے اور معانی وجوہ کا نام ہے۔

البتہ ابن جوزی کے بعد علامہ زرکشی اور علامہ سیوطی نے اس تعریف کو تسلیم نہیں کیا۔

۲۔ کتاب کی دوسری نمایاں اور امتیازی خصوصیت اس کتاب کی جامعیت ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ابن جوزی نے علوم القرآن پر جتنی بھی کتب تالیف کی ہیں ان سب میں یہ خصوصیت واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ سابقہ کتب کی طرح اس کتاب میں الفاظ کو نقل کر کے صرف ان کی وجوہ کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ ساتھ ساتھ ان الفاظ کی لغوی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ تاکہ وجوہ و نظائر کا قاری ان الفاظ کی لغوی حیثیت سے بھی واقف ہو جائے۔ الفاظ کی لغوی وضاحت میں آپ نے آیات و آثار، اھل لغت کے اقوال اور اشعار سے استشہاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ کہیں کہیں الفاظ کی وضاحت میں فقہی مسائل کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ پوری کتاب میں تقریباً ۳۲۴ ابواب کا بیان ہے۔

۳۔ کتاب کی تیسری خصوصیت اس کی ابواب بندی کی ترتیب ونوعیت ہے۔ ابواب کو ایک مرکزی عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے اور پھر ان میں دو، تین، چار اور پانچ وجوہ والے الفاظ کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام مرکزی عنوانات جیسے کتاب الالف، کتاب الباء وغیرہ کو اور ان کے تحت ذیلی ابواب کو حروف تہجی کے اعتبار سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب "نزهة الاعین النواظر" کا دیگر کتب وجوہ ونظائر سے تقابلی جائزہ

ا۔ الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم:

یہ کتاب ہارون بن موسیٰ کی ہے اور اس کا شمار اس موضوع پر لکھی گئی اولین کتب میں ہوتا ہے۔ اس کتاب میں کل ۲۰۸ الفاظ ہیں جو مختلف وجوہ پر آئے ہیں۔

منہج وخصوصیات:

کتاب کا آغاز حمد ودرود پاک سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد موضوع سے متعلق کوئی معلومات نہیں دی گئیں اور نہ ہی وجوہ ونظائر کی تعریف بیان کی جس کا اہتمام بعد میں لکھی گئی اکثر کتب میں پایا جاتا ہے۔

کتاب میں قرآن مجید کے وہ الفاظ جو مختلف وجوہ پر آئے ہیں ان کو بغیر کسی ترتیب کے بیان کیا ہے جس طرح سب سے پہلے "الهدی" کا لفظ ہے اس کے بعد بالترتیب الکفر، الشرک، سواء، المرض، الفساد، المشی، اللباس وغیرہ کی وجوہ بیان کیں۔ یعنی الفاظ کے بیان میں کسی خاص ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

لفظ کی وجوہ بیان کرنے میں کسی اور بحث یا تفصیل کا ذکر نہیں کیا مثلاً شرک کی وجوہ بیان کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے:

تفسیر ﴿الشرك﴾ علی ثلاثة وجوه:

۱۔ فوجه منها: الشرك، یعنی الاشراك الذی یعدل به غیر، فذلك قوله عزوجل فی النساء: ﴿واعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا﴾(۴۲) یقول لا تعدلوا به غیره. وقوله عزوجل: ﴿ان الله لا یغفر ان یشرك به﴾(۴۳) یعنی من یعدل به غیره. وفی المائدة: ﴿انه من یشرك بالله﴾(۴۴) یعنی یعدل به غیره، ﴿فقد حرم الله علیه الجنة﴾(۴۵) اذا مات. و قال فی براء ة: ﴿ان الله بریٔ من المشرکین﴾(۴۶) و نحو کثیر.

۲۔ الوجه الثانی: الشرك فی طاعة الله من غیر عبادة، فذلك قوله فی الاعراف لآدم و حواء: ﴿فلما اتاهما صالحًا جعلا له شرکاء فیما اتاهما﴾(۴۷) یعنی جعلا له ابلیس شریکا له فی الطاعة فی اسم ولدهما من غیر عبادة.

۳۔ الوجه الثالث: الشرك فی الاعمال، الریاء، فذلك قوله فی الکهف: ﴿فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحًا ولا یشرك بعبادة ربه احدًا﴾(۴۸) من خلقه. یقول: لا یرید بذلك غیر الله تعالٰی.(۴۹)

ہارون بن موسیٰ نے لفظ کی ہر وجہ بیان کرنے سے پہلے اس کا مفہوم بیان کیا اس کے بعد قرآن کی جن آیات میں وہ جس وجہ پر استعمال ہوا ہے ان کی تفصیل نقل کی۔ وجوہ بیان کرتے ہوئے آپ نے لفظ سے متعلق لغوی اور نحوی بحث کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ صرف وجوہ بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ پوری کتاب میں یہی اسلوب ہے۔

کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ اس موضوع پر لکھی گئی ابتدائی کتب میں سے ہے اس لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابتدائی دور میں لکھی جانے کے باوجود اس میں الفاظ کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔

کتاب نزہۃ الاعین النواظر اور الوجوہ والنظائر کا تقابل کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ کتاب الوجوہ والنظائر میں متعلقہ علم سے متعلق ابتدائی معلومات یعنی اس علم کی تعریف و اہمیت وغیرہ کو نہیں بیان کیا گیا۔ جبکہ نزہۃ الاعین النواظر کے آغاز میں مقدمہ ہے جس میں اس علم سے متعلق ضروری اور مفید معلومات درج ہیں۔

۲۔ کتاب الوجوہ والنظائر میں ۲۱۸ الفاظ کا بیان ہے جو مختلف وجوہ پر آئے ہیں جبکہ نزہۃ الاعین النواظر میں ایسے ۳۲۴ الفاظ ہیں۔

۳۔ دونوں کتابوں میں جو مشترک الفاظ ہیں ان کی وجوہ بیان کرنے میں دونوں کتابوں میں کمی زیادتی کا اختلاف ہے۔ ایسے مقامات پر اکثر ابن جوزی نے لفظ کی ایسی وجوہ بیان کی ہیں جو کتاب الوجوہ والنظائر میں نہیں ہیں مثلاً لفظ ارض کی ابن جوزی نے ۱۷ وجوہ بیان کیں۔ (۵۰) جبکہ ہارون بن موسیٰ نے ارض کی سات وجوہ کا ذکر کیا ہے۔ (۵۱)

اس طرح کے اور کئی الفاظ ہیں جن کی وجوہ کا تذکرہ دونوں میں ہے لیکن تعداد وجوہ کے بیان میں واضح فرق ہے۔

۴۔ دونوں کتب میں جامعیت کا واضح فرق ہے۔ ابن جوزی نے الفاظ کی وجوہ بیان کرنے میں روایتی طریقہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ کسی بھی لفظ کی وجوہ بیان کرنے سے پہلے اس لفظ کی لغوی وضاحت کی ہے جس میں آیات و آثار سے سہارا لیا گیا ہے اور لغویین کے اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں۔

مختصراً یہ کہ زمانی بُعد کی وجہ سے دونوں کتب کا منہج و اسلوب مختلف ہے۔ ابن جوزی نے جس دور میں یہ کتاب تالیف کی اس وقت آپ کے سامنے کئی اہم اور مفید کتب موجود تھیں جبکہ صاحب وجوہ و نظائر کے دور میں الفاظ کو جاننے کی نہ تو اس قدر ضرورت تھی جس قدر ابن جوزی کے دور میں تھی اور نہ ہی اس وقت علوم وفنون نے اس طرح ترقی کی تھی۔ جبکہ ابن جوزی کے دور میں بغداد ایک بہت بڑا علمی مرکز بن چکا تھا اور دور دراز سے لوگ یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے آتے تھے۔

الوجوه و النظائر لالفاظ كتاب الله العزيز:

اس کتاب کے مؤلف ابوعبداللہ حسین بن محمد دامغانی (م ۴۷۸ھ) (۵۲) ہیں۔ وجوہ ونظائر پر لکھی گئی کتب میں سے اس کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ علماء کے درمیان نزہتہ الاعین کی نسبت یہ کتاب زیادہ معروف ہے اور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

وجوہ و نظائر کے بیان میں دامغانی کا منہج:

کتاب کے آغاز میں حمد و درود کے بیان کے بعد مؤلف اپنی کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انی تأملت كتاب وجوه القرآن لمقاتل بن سليمان وغيره، فوجدتهم اغفلوا احرفا من القرآن لها وجوه كثيرة، فعمدت الى عمل كتاب مشتمل على ماصنعوا وما تركوا منه، و جعلته مبوبًا على حروف المعجم؛ اليسر على الناظر فيه مطالعته و على المتعلم حفظه، و على اللّٰه الا تكال فى اتمامه." (۵۳)

دامغانی نے اس عبارت میں اس بات کی وضاحت کی کہ اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب میں قرآن مجید کے وہ حروف جن کی کئی وجوہ تھیں کو بیان نہیں کیا گیا لہٰذا انہوں نے اس موضوع پر ایک جامع کتاب تالیف کرنے کا ارادہ کیا آپ نے اپنی کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا اور ان کو حروف تہجی کے لحاظ سے بیان کیا تاکہ قاری کو مطالعہ میں اور متعلم کو حفظ میں آسانی رہے۔ اس کے بعد آپ نے کتاب کا آغاز باب الالف سے کیا اور اس میں ۸۰ الفاظ کی فہرست دی جن کی باری باری تفصیل بیان کی کہ وہ کتنی وجوہ پر آئے ہیں۔ مثلاً باب الالف کے تحت الفاظ کی فہرست نقل کرنے کا انداز یہ ہے:

"اسم۔ امر۔ احد۔ احاط۔ اخصى۔ استحيا۔ اتيان۔ اسفل۔ اتخد۔ اهل۔ اولى۔ اجل۔ آيات۔ ارسل۔ ام۔ اب۔ أذى۔ اتباع......"(۵۴)

اسی طرح باب الیاء تک آپ نے تقریباً ۵۳۰ ایسے الفاظ بیان کیے ہیں جو قرآن میں مختلف وجوہ پر واقع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے کتاب میں کسی اور بحث کی طرف توجہ نہیں کی صرف الفاظ کی وجوہ کے بیان پر اکتفاء کیا۔ یہاں آپ کے اسلوب کو سمجھنے کے لیے ایک مثال درج ذیل ہے۔ ایک جگہ آپ نے اسفل کی تین وجوہ بیان کی ہیں۔

تفسير اسفل على ثلاثة اوجه: اسفل الوادى۔ أخسر فى العقوبة۔ أرذل۔

۱۔ فوجه منها، اسفل يعنى: اسفل الوادى؛ قوله تعالىٰ: ﴿اذ جاء و كم من فوقكم و من اسفل منكم﴾ (۵۵) اسفل الوادى؛ ابو الاعود اسلمى.

۲۔ و الوجه الثانى، اسفل: اخسر فى العقوبة؛ قوله تعالىٰ: ﴿فارادو به كيدا فجعلنهم الاسفلين﴾ (۵۶) اى: الاخسرين فى العقوبة.

۳۔ والوجه الثالث؛ اسفل: ارذل العمر، قوله عزوجل فی سورة ﴿والتين﴾: ﴿ثم رددنه اسفل سفلين﴾(۵۷) يعني: الى ارذل العمر؛ فلا يكتب له بعد ذلك سيئة. (۵۸)

یہاں آپ نے اسفل کی تین وجوہ بیان کیں اور ہر ایک کی دلیل میں ایک ایک آیت پیش کی۔

نزہۃ الاعین النواظر اور الوجوہ والنظائر کا تقابل کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ دامغانی نے اپنی کتاب میں صرف وجوہ ونظائر ہی پر توجہ مرکوز رکھی اور کسی دوسری بحث کی طرف توجہ نہیں کی جبکہ نزہۃ الاعین میں مختلف الفاظ کی وجوہ بیان کرنے سے پہلے ان کی لغوی وضاحت بھی بیان کی جو اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ جس سے قاری اس لفظ کی لغوی حیثیت اور اس کے استعمال کو بھی جان لیتا ہے۔

۲۔ دامغانی نے اپنی کتاب میں تقریباً ۵۳۰ الفاظ ایسے بیان کیے جو مختلف وجوہ پر آتے ہیں جبکہ ابن جوزی نے ۳۲۴ الفاظ کو بیان کیا۔ اس حوالے سے دامغانی کی کتاب کو ابن جوزی کی کتاب پر فوقیت حاصل ہے۔

۳۔ کتاب نزہۃ الاعین کو دامغانی کی کتاب پر اس حوالے سے فوقیت حاصل ہے کہ اس کے شروع میں مفید مقدمہ ہے جس میں وجوہ ونظائر کی جامع تعریف بیان کی گئی۔ ابن جوزی سے پہلے غالباً یہ تعریف کسی نے نہیں بیان کی۔

۴۔ نزہۃ الاعین اور دامغانی کی الوجوہ والنظائر اس حوالے سے مساوی ہیں کہ کئی مقامات پر دامغانی نے ایک لفظ کی زیادہ وجوہ بیان کیں اور ابن جوزی کی کتاب میں بیان نہیں کی گئیں اور اس کے برعکس ابن جوزی نے کئی الفاظ کی دامغانی کی نسبت زیادہ وجوہ بیان کیں۔

مختصر یہ کہ دونوں کتابوں میں مشترک پہلو زیادہ ہیں لیکن دامغانی کی کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ۵۳۰ کے قریب الفاظ ایسے ہیں جن کی مختلف وجوہ بیان کیں جبکہ نزہۃ الاعین میں ایسے الفاظ کی تعداد ۳۲۴ ہے۔

خلاصہ بحث:

۱۔ علم وجوہ ونظائر علوم القرآن کی اہم نوع ہے۔ متقدمین ومتاخرین نے اس موضوع پر کتب تالیف کی ہیں۔ قرآن مجید میں جب کوئی کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں اور جن مختلف معانی پر وہ الفاظ آئے انہیں وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجوہ ہیں۔

۲۔ ایک مفسر اور فقیہ کے لیے اس علم کا جاننا ضروری ہے تاکہ وہ قرآن کے مختلف مقامات پر ایسے الفاظ کی صحیح مراد کو سمجھ سکے اس علم کو جاننے سے فقیہ کو استنباط واستخراج میں آسانی ہوتی ہے اس لیے کہ اس وقت تک کوئی شخص فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ قرآن میں کون کون سے الفاظ کن وجوہ پر آئے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں وجہ چھ وجوہ پر آیا ہے۔ چہرہ، دین، ذات، اول، علم اور حقیقت۔ وجوہ ونظائر کی معرفت فہم قرآن کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۳۔ وجوہ و نظائر پر متقدمین و متاخرین نے کئی کتب تالیف کیں۔ ان کتب میں سے ابن جوزی کی کتاب نزہۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ و النظائر کو خاص اور منفرد مقام حاصل ہے۔ اس کتاب میں پہلی مرتبہ وجوہ و نظائر کی ایسی تعریف بیان کی گئی ہے جس کی تائید قرآن میں وجوہ و نظائر پر لکھی گئی کتب سے ہوتی ہے۔

۴۔ نزہۃ الاعین کی کئی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں پہلی یہ ہے کہ اس کتاب میں پہلی مرتبہ علوم القرآن کے ضمن میں وجوہ و نظائر کی جامع تعریف کی گئی۔ دوسری خصوصیت اس کتاب کی جامعیت ہے اور تیسری خصوصیت ان الفاظ کی لغوی وضاحت ہے جن کی وجوہ بیان کرنے کے لیے ابن جوزی نے ان کو اپنی کتاب میں شامل کیا۔

حوالہ جات

۱۔ ابن کثیر' البدایۃ والنہایۃ لاہور المکتبۃ القدوسیۃ الطبعۃ الاولی ۱۹۸۴ء ۱۳/ ۲۹

۲۔ یہ کتاب محمد سید صفطاوی اور فواد عبدالمنعم احمد کی تحقیق سے منشاء المعارف الاسکندریہ سے ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔

۳۔ ابن درید' جمہرۃ اللغۃ بیروت دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء ۱/ ۵۷۱

۴۔ ابن منظور افریقی' لسان العرب بیروت دراحیاء التراث العربی الطبعۃ الاولی ۱۹۹۵ء ۱۴/۱۹۴؛ زبیدی' تاج العروس تحقیق علی سیدی' بیروت دار الفکر الطبعۃ الاولی ۱۴۱۴ھ ۷/ ۵۴۱

۵۔ ابن جوزی نزہۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر' تحقیق عبدالکریم راضی' بیروت موسسۃ الرسالۃ ۱۹۸۵ء' ص ۸۳

۶۔ زرکشی' البرہان فی علوم القرآن' تخریج مصطفیٰ عبدالقادر عطاء' بیروت دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۱ء ۱/ ۱۳۴؛ سیوطی' الاتقان فی علوم القرآن' بیروت دار الکتب العلمیۃ العطبۃ الاولی ۱۹۹۹ء ۱/ ۴۴۰

۷۔ الاتقان ۱/ ۴۴۰

۸۔ نزہۃ الاعین ص ۷۴، ۷۵

۹۔ ابن جوزی نزہۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظائر' تحقیق عبدالکریم راضی' بیروت موسسۃ الرسالۃ ۱۹۸۵ء' ص ۴۲۵' ۴۲۶

۱۰۔ البقرہ ۲: ۷۸

۱۱۔ الجاثیہ ۴۵: ۱۸

۱۲۔ البقرۃ ۲: ۴۶

۱۳۔ التکویر ۸۱: ۲۴

۱۴۔ حم سجدۃ ۴۱: ۲۳

۱۵۔ النجم ۵۳: ۲۸

۱۶۔ البرہان ۱/ ۱۳۴

۱۷۔ نزہۃ الاعین ص ۸۱

۱۸۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین' تحقیق سلیمان بن صالح' المدینۃ المنورۃ مکتبۃ العلوم والحکم الطبعۃ الاولی ۱۹۹۷ء' ص ۳۱

۱۹۔ نزہۃ الاعین ص ۶۵، ۱۳۸

۲۰۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین ص ۴۴

۲۱۔ القارعہ ۱۰۱: ۹

۲۲۔ نزہۃ الاعین ص ۱۴۲

۲۳۔ ابن قتیبہ' تفسیر غریب القرآن' تحقیق السید احمد صقر' پشاور مکتبہ التوحید والسنۃ ۱۹۷۸ء' ص ۵۳۷

۲۴۔ نزہۃ الاعین ص ۱۰۷

۲۵۔ البقرۃ ۲: ۲۵۹

۲۶۔ البقرۃ ۲: ۲۲۳

۲۷۔ التوبۃ ۹: ۳۰

۲۸۔ الانعام ۶: ۱۰۱

۲۹۔ ابن قتیبہ' تاویل مشکل القرآن' تحقیق السید احمد صقر' المکتبۃ العلمیۃ' ص ۵۲۵

۳۰۔ داؤدی طبقات المفسرین' بیروت' دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۲ء' ص ۱۳

۳۱۔ نزہۃ الاعین ص ۱۲۶، ۱۲۷

۳۲۔ طبقات المفسرین ص ۴۶

۳۳۔ نزہۃ الاعین ص ۸۶، ۹۲، ۹۶
۳۴۔ نزہۃ الاعین ص ۸۳
۳۵۔ الدھر ۷۶:۱۹
۳۶۔ نزہۃ الاعین ص ۸۶
۳۷۔ الاعراف ۷:۱۷۶
۳۸۔ الھمزۃ ۱۰۴:۳
۳۹۔ نزہۃ الاعین ص ۸۷
۴۰۔ نزہۃ الاعین ص ۱۹۶
۴۱۔ نزہۃ الاعین ص ۵۴۴
۴۲۔ النساء ۴:۳۶
۴۳۔ النساء ۴:۴۸
۴۴۔ المائدہ ۵:۷۲
۴۵۔ المائدہ ۵:۷۲
۴۶۔ التوبۃ ۹:۳
۴۷۔ الاعراف ۷:۱۹۰
۴۸۔ الکہف ۱۸:۱۱۰
۴۹۔ ازدی، ہارون بن موسیٰ، الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم، تحقیق حاتم صالح الضامن، وزارۃ الثقافۃ والاعلام ۱۹۸۸ء، ص ۳۵
۵۰۔ نزہۃ الاعین ص ۱۶۷، ۱۷۲
۵۱۔ الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم، ص ۲۰۳
۵۲۔ زرکلی، الاعلام، بیروت دارالعلم للملایین الطبعۃ الرابعۃ ۱۹۷۹ء، ۲/۲۵۴
۵۳۔ دامغانی، حسن بن محمد الوجوہ والنظائر، بیروت دارالکتب العلمیۃ الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء، ص ۳۷
۵۴۔ ایضاً ص ۳۷
۵۵۔ الاحزاب ۳۳:۱۰
۵۶۔ الصافات ۳۷:۹۸
۵۷۔ التین ۹۵:۵
۵۸۔ الوجوہ والنظائر ص ۵۰